آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کے اجلاس میں

رکن پارلیمنٹ سلطان احمد کا خطبہ استقبالی کولکاتہ

آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کے اجلاس میں خطبہ استقبالیہ پیش کرتے ہوئے سابق مرکزی وزیر اور رکن پارلیمنٹ سلطان احمد نے کہا کہ اس سے پہلے یہاں بورڈ کے دو کامیاب اجلاس 1985-2008 میں منعقد ہو چکے ہیں اور اس میں لیے گئے فیصلوں سے ملت کو رہنمائی اور روشنی ملی ہے۔ اس اجلاس میں جو فیصلے لیے جائیں گے اس کی گونج پورے ملک میں محسوس کی جائیگی، بنگال اور خاص کر شہر کلکتہ تاریخ کے ہر دور میں متعدد اصلاحی تحریکات کا مرکز رہا ہے۔ ماضی میں عرب تاجروں، سیاحوں اور سب سے بڑھ کر صوفیاء کرام اور مبلغین کی تبلیغی سرگرمیوں سے یہ علاقہ بقعہ نور بنا رہا ہے۔ مخدوم علاء الحق بنگالی، حاجی شریعت اللہ، مولانا عبید اللہ سہروردی، مولانا عبدالقادر اور حضرت سید احمد شہیدؒ کے دعوتی دوروں نے یہاں ایمان ویقین میں پختگی پیدا کی ہے۔ بیسویں صدی میں مولانا ابوالکلام آزادؒ، مولانا حکیم محمد زماں حسینیؒ اور مولانا ابو محفوظ الکریم معصومیؒ نے اپنی خدمات انجام دی ہیں۔ 1911 تک یہ شہر ہندستان کا دارالخلافہ رہا ہے۔ یہ شہر ہمیشہ سے غریب پرور رہا ہے۔ اسی شہر نے شہزادگانِ ٹیپو سلطان شہیدؒ شاہِ اودھ واجد علی شاہ اخترؔ اور آخری مغل تاجدار بہادر شاہ ظفر کے وارثین کو پناہ دی۔ عظیم شاعر رابندر ناتھ ٹیگور اور شاعر انقلاب نذرالاسلام، نیتاجی سبھاش چندر بوس، سماجی خدمت گا مدر ٹریسا کا تعلق بھی یہیں سے رہا ہے۔ سلطان احمد نے کہا کہ مرکزی حکومت کی پشت پناہی سے مسلمانوں کے عائلی قوانین میں شریعت اسلامیہ میں مداخلت کرنے کی سازش پھر سے تیز ہو گئی ہے۔ بیک وقت تین طلاق کے مسئلے کو اٹھا کر مرکزی حکومت مسلمانوں پر یکساں سول کوڈ تھوپنا چاہتی ہے۔ لا کمیشن کے سوال نامہ کو بنیاد بنا کر حکومت مسلمانوں، ملک کے دانشوروں اور سیاسی جماعتوں سے یکساں سول کوڈ کے متعلق ان کی رائے طلب کر رہی ہے۔ ایسے میں یہ ہمارا دینی و ملی فریضہ ہے کہ ہم نہ صرف یکساں سول کوڈ کی پرزور مخالفت کریں بلکہ برادران وطن کو اسلام کے نظام عدل و مساوات اور شریعت اسلامیہ کے ربانی قوانین سے واقف کرائیں۔ عائلی قوانین کی بنیاد کلام اللہ اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو مسلمانوں کے عقیدے و ایمان کی بنیاد ہیں۔ ماضی میں قانون شریعت کے تحفظ کے لیے مولانا قاری محمد طیبؒ، حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ، سید شاہ منت اللہ رحمانیؒ، امیر شریعت مولانا سید نظام الدینؒ، مفتی برہان الحقؒ، مولانا کلب عابدؒ، مولانا مجاہد الاسلام قاسمیؒ، ڈاکٹر سید عبدالحفیظؒ، مولانا ابو اللیث اصلاحیؒ، مولانا مختار احمد ندویؒ وغیرہم نے سخت ترین دشواریوں میں قائدانہ رول ادا کیا ہے۔ 1972 میں جب مرکزی سطح پر یونیفارم سول کوڈ کی سمت قدم اٹھتے نظر آنے لگے تو ممبئی میں تاریخ ساز کنونشن ہوا اور آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے قیام کا فیصلہ کیا گیا جس کی باضابطہ تشکیل اپریل 1973 میں حیدرآباد میں ہوئی پھر بورڈ نے اپنا سفر طے کرنا شروع کیا۔ یکساں سول کوڈ کے نفاذ کی فضا ہموار کی جا رہی ہے جبکہ دستور ہند کی بنیادی دفعات کے ذریعہ مسلم پرسنل لا کو محفوظ کر دیا گیا ہے۔ اگر ہم نے مشترکہ مقاصد کے لیے مل جل کر کام کرنے کی کوشش نہیں کی تو ہمارے لیے اس ملک میں ایک باعزت شہری اور قوم کی حیثیت سے باقی رہنا مشکل ہو جائے گا۔